# जब जब फूल खिले

# جب جب پھول کھلے

اداکاران
ششی کپور ـ نندا
آغا

قیمت دس نئے پیسے

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دھلی

# گانے

## جب جب پھول کھلے فلم کھلے

گانا نمبر ۱

میں جو چلی ہندوستان سے تو جا پہنچی امریکہ
امریکہ میں بات چیت کا اک انداز نیا سیکھا
او مائی بے بی او مائی ہارٹ او مائی سویٹ ہیلو
ملک ہے امریکہ رنگین شہر حسین
شہر بھی حسین لڑکے اک اینڈ ردل کے رسیا
لڑکے لڑکیاں ٹوسٹ کی ہے شوقین
ہوتا ہے جب گیت شروع دن اینڈ ٹو اینڈ آئی لو یو
کوئی گائے سنگو سنگو اور کہے یا ہو ... میں جو چلی...
تھوڑے دن پردیس پھری بدلے بدلے بھیس پھری
لیکن آخر گھر یاد آیا میں دا یس دیس پھری
دیس نہ جا کے ودیش میں میں نے کافی کچھ ہے سیکھا
اپنے دیش کے سامنے مجھے رنگ لگا جگ کا پھیکا
دنیا ہے دلہن تو بھارت دلہن کا ٹیکا

گانا نمبر ۲
پردیسیوں سے نا انکھیاں ملانا
پردیسیوں کو ہے ایک دن جانا
آتی ہے جب بہار رستم نشانی
یہی ہے سنا کوئی نئی کہانی

اب کے برس دیکھے نہ کیا فسانہ
سچ ہی کہتے ہیں جو ان کا ...
رات کو بھٹکے تو آ جائے دن کو
آج یہاں کل وہاں ہے ٹھکانا
باغوں میں جب جب پھول کھلیں گے تب تب یہ ہرجائی
گزرے گا کیسے بیت بیتے کا زمانہ
گانا نمبر ۳:۔ یہ سماں ہے یہ پیار کا کسی کے انتظار کا
دل نہ چرائے کہیں میرا موسم بہار کا
سپنے لگے آنکھوں میں کچھ ایسے سپنے
کوئی بلائے جیسے نینوں سے اپنے
مل کے خیالوں میں ہو اپنے بلم سے
نیند گنوائی اپنی میں نے قسم سے
میں تو ہوں سپنوں کے راجہ کی رانی
سچ ہو نہ جائے یہ جھوٹی کہانی
گانا نمبر ۴:۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ واہ
اس دیوانے دل نے کیا جادو چلایا
تم کو ہم پہ پیار آیا۔ پیار آیا
ہم کو تم پہ پیار آیا پیار آیا۔ اف خدایا
اے دل کتنا یہ سچ ہے تا
بات ہے یہ ایسی زمانہ نہیں مانتا
ہم کو تمہارا دیوانہ نہیں مانتا

نا ہیں گلشن نہ ہیں تارا
نا ہیں کاجل نا ہیں یا دِل ہیں ہوں سمایا
جی دِیا ہیں نے جی لیا ہیں نے
اب چاہے مجھکو زمانا گولی مار دے
آجاکے کنارے کو بھنور میں اُتار دے
میرے دِل نے جو بھی مانگا زیادہ پایا
دِل میں یہ آئی دے کے دُہائی
پتھروں سے سر ٹکراؤں ہیں دیوانہ
جل جاؤں بن کے شمع کا پروانہ
مرنا جینا کھانا پینا ہنسنا رونا
نہانا دھونا سونا اُٹھنا چلنا پھرنا آنا
گانا نمبر ۵:۔ او پردیسیوں سے نہ انکھیاں ملانا
پردیسیوں کو ہے اک دن جانا
یہ بابل کا دیش چھڑائے دیش سے یہ پردیش بلائے
ہائے سنتے نہ یہ کوئی بہانا
ہم نے بھی ایک پیار کیا تھا
ایک پردیسی سے پیار کیا تھا
ایسے جلا یہ دِل جیسے پروانہ
گانا نمبر ۶:۔ پردیسیوں سے نہ انکھیاں ملانا
پردیسیوں کو ہے اِک دن جانا
پیار سے اپنے یہ نہیں ہوتے یہ پتھر ہیں یہ نہیں روتے

ان کے لئے نہ آنسو بہانا
نا یہ بادل نا یہ تارے یہ کاغذ کے پھول ہیں سارے
ان پھولوں کے نہ باغ لگانا
ہم نے بھی ایک بار کیا تھا
ایک پردیسی سے پیار کیا تھا
رو۔ رو کے کہتا ہے دل یہ دیوانہ۔ پردیسیوں۔
گانا نمبر۔ ایک تھا گل اور ایک تھی بلبل
دونوں چمن میں رہتے تھے
ہے یہ کہانی بالکل سچی
میرے نانا کہتے تھے۔ ایک تھا گل۔۔۔
بلبل کچھ ایسے گاتی تھی ایسے گاتی تھی۔ ایسے گاتی تھی
کیسے گاتی تھی کیسے گاتی تھی بلبل کچھ ایسے گاتی تھی
جیسے تم باتیں کرتے ہو
وہ گل ایسے شرماتا تھا۔ ایسے شرماتا تھا۔ ایسے شرماتا تھا
وہ گل ایسے شرماتا تھا۔ جیسے میں گھبراتا ہوں
بلبل کو معلوم نہ تھا گل ایسے شرماتا تھا
وہ کیا جانے اس کا نغمہ گل کے دل کو دھڑکاتا تھا
دل کے بھید نہ آئے لب پر یہ دل میں ہی رہتے تھے
پھر کیا ہوا ؟
لیکن آخر دل کی باتیں۔ ایسے کتنے دل چھپتی ہیں
یہ وہ کلیاں ہیں جو اک دن بس کانٹے بن کر چبھتے ہیں

ایک دن جان لیا بلبل نے وہ گل اُس کا دیوانہ ہے
تم کو پسند آیا ہے تو بولو پھر جو آگے افسانہ ہے
ہاں بولو نا چُپ کیوں ہو گئے
اک دُوجے کا ہو جانے پر وہ دونوں مجبور ہوئے
اُن دونوں کے پیار کے قصے گلشن میں مشہور ہوئے
ساتھ جئیں گے ساتھ مریں گے وہ دونوں یہ کہتے تھے
پھر ایک دن کی بات سناؤں ایک صیاد چمن میں آیا
لے گیا وہ بلبل کو پکڑ کے اور دیوانہ گل مُرجھایا
شاعر لوگ کہا کرتے ہیں۔ ایسے ان کی جدائی کی باتیں
گاتے تھے یہ گیت وہ دونوں سیاں بنا نہیں کٹتی راتیں
مدت بہاروں کا موسم تھا آنکھ سے آنسو بہتے تھے
آتی تھی آواز ہمیشہ یہ جھلمل جھلمل تاروں سے
جس کا نام محبت ہے وہ کب رکتے دیواروں سے
ایک دن آہ گل و بلبل کی
اُس کی نظر سے جا ٹکرائی ٹوٹا پنجرا چھوٹا قیدی
دیتا رہا صیاد دہائی
روک سکے نہ اُس کو بھی کے سارا زمانہ ساری خدائی
گُل ساجن کو گیت سُنانے
بلبل باغ میں واپس آئی
یاد سدا رکھنا یہ کہانی چاہے جینا چاہے مرنا
تم بھی کسی سے پیار کرو تو پیار گل و بلبل سا کرنا

گانا نمبر ۸ :- نا۔ نا کرتے پیار تمہی سے کر بیٹھے
کرنا تھا انکار مگر اقرار تمہی سے کر بیٹھے
دیکھو جی بھری ہیں دہائیں ہزاروں تم نے آہیں
تب کہیں ہم نے ملائی ہیں نگاہیں
تم سے بھی حسین ہے تمہارا یہ بہانہ
تم نے ہی تو ہم کو سکھایا دل لگانا
سیکھا ہے دلدار تمہی سے پیار
ہم کو ہے پتہ جو تمہاری داستاں تھی
ہونٹوں پہ تو نہ تھی مگر دل میں ہاں تھی
کوئی دل نہ دے گی اناڑی انجان کو
ہم نے دے دیا ہے تو مانو احسان کو
ہم بھولے سے ایک بار کہ آنکھیں چار تمہی سے کر بیٹھے
مجبور رہنے بھی دو یہ جھوٹے افسانے
ایسا کیا ہے تم میں کہ ہم ہوں دیوانے
پھر بھی تم نے خوابوں میں نہیں آنا چھوڑا
تیر نظروں کے چلانا نہیں چھوڑا
یہ شکوہ سرکار ہزاروں بار
گانا نمبر ۹ :- کبھی پہلے دیکھا نہیں یہ سماں
یہ میں بھول سے آ گیا ہوں کہاں
یہاں میں اجنبی ہوں میں جو ہوں بس وہی ہوں
کہاں شام و سحر یہ کہاں دن رات میرے

بہت رسوا ہوئے ہیں یہاں جذبات میرے
نئی تہذیب ہے یہ نیا ہے یہ زمانا
مگر میں آدمی ہوں وہی صدیوں پرانا
میں کیسا جانوں یہ باتیں ذرا انصاف کرنا
میری گستاخیوں کو معاف کرنا
تیری باہوں میں دیکھوں صنم گوری کی باہیں
میں لاؤں گی کہاں سے بھلا ایسی نگاہیں
یہ کوئی رقص ہوگا کوئی دستور ہوگا
مجھے دستور ایسا کہاں منظور ہوگا
بھلا کیسے یہ میرا لہو ہو جائے پانی
میں کیسے بھول جاؤں میں ہوں ہندوستانی
مجھے بھی ہے شکوہ تجھے بھی تو گلہ ہے
یہی شکوے ہماری محبت کا صلہ ہے
کبھی مغرب سے مشرق ملا ہے جو ملے گا
جہاں کا پھول ہے جو وہیں پہ وہ کھلے گا
تیرے اونچے محل میں نہیں میرا گزارا
مجھے یاد آ رہا ہے وہ چھوٹا سا شکارا

تمام شد